حکیم سعید قتل کیس میں ایم کیو ایم ملوث نہیں تھی، کرنل (ر) اقبال خان نیازی

حکیم سعید قتل کا سارا ملبہ ایم کیو ایم پر ڈال دیا گیا تھا

میں نے رانا مقبول سے کہا کہ یہ ایک بے قصور آدمی ہے اگر آپ نے ترقی لینے کیلئے یا

کسی اور کام کیلئے اس کو نامزد کر دیا ہے تو اس پر قتل کا مقدمہ قائم نہ کریں

انٹیلی جنس بیورو کے سابق ڈائریکٹر جنرل کے نجی ٹیلی ویژن کے پروگرام میں انکشاف

کراچی۔۔۔22، جولائی 2010ء

انٹیلی جنس بیورو کے سابق ڈائریکٹر جنرل کرنل (ر) محمد اقبال خان نیازی نے انکشاف کیا ہے کہ حکیم سعید قتل کیس میں ایم کیو ایم ملوث نہیں تھی اور حکیم سعید قتل کا سارا ملبہ ایم کیو ایم پر ڈال دیا گیا تھا۔ یہ انکشاف انہوں نے جمعرات کے روز نجی ٹیلی ویژن کے پروگرام پوائنٹ بلینک کے میزبان مبشر لقمان سے خصوصی بات چیت کرتے ہوئے کیا۔ اقبال خان نیازی نے حکیم سعید قتل کی سازش پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ یہ ہمارے ملک کا تاریخی واقعہ ہے جس میں ملک کی قابل ہستی کو قتل کر دیا گیا۔ اس کا سارا ملبہ ایم کیو ایم پر ڈال دیا گیا۔ حکیم سعید کے قتل کی تفتیش جوائنٹ انٹروگیشن ٹیم (JIT) نے اس حوالہ سے گرفتار کئے گئے ملزمان سے کی جس میں ٹیپو نامی ملزم بھی شامل تھا۔ آئی بی کی تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق ٹیپو اس واردات میں ملوث نہیں تھا۔ جوائنٹ انٹروگیشن ٹیم کی رپورٹ کے بعد آئی بی سندھ کے جوائنٹ ڈائریکٹر مجھے علیحدہ لے گئے اور ایک اور دوست سے ملایا جو بعد میں مسلم لیگ (ن) کے اہلکار رہے اور اب اس دنیا میں نہیں ہیں۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ جو accused ہے یہ غلط accused ہے چونکہ رانا مقبول اس کو ڈکلیئر کر چکے ہیں لہٰذا وہ واپس نہیں جانا چاہتے۔ میں وہ وڈیو لیکر سیف الرحمان صاحب کے پاس گیا جو کہ اس وقت گورنر ہاؤس سندھ میں تھے اور پرائم منسٹر بھی اس وقت وہاں تھے۔ ان کو وہ وڈیو دکھائی اور باڈی لینگوئج بھی اور بیانات بھی۔ انہوں نے مزید کہا کہ جو شواہد انہوں نے دیئے تھے وہ بالکل غلط تھے۔ ملزم پر کافی مار کٹائی گئی تھی اور وہ جو پوچھتے چلے جا رہے تھے اس کا اعتراف ہوتا جا رہا تھا۔ انہوں نے جوائنٹ انٹروگیشن ٹیم کی وڈیو خود دیکھی اور مجھ سے کہا کہ آپ اپنے جوائنٹ ڈائریکٹر کو لیکر رانا مقبول صاحب کے دفتر میں جائیں۔ جب ہم رانا مقبول صاحب کے دفتر گئے اور ان سے کہا کہ ہماری جو Assisment ہے وہ بالکل مختلف ہے۔ یہ ایک بے قصور آدمی ہے اگر آپ نے ترقی لینے کیلئے یا کسی اور کام کیلئے اس کو نامزد کر دیا ہے تو اس پر قتل کا مقدمہ قائم نہ کریں۔ آپ دوبارہ تحقیقات کریں جس پر رانا مقبول غصے میں آ گئے اور انہوں نے میرے جوائنٹ ڈائریکٹر کے ساتھ بدتمیزی پر اتر آئے اور کہا کہ آپ میرے ساتھ کیا تماشا کرنا چاہ رہے ہیں۔ ہم نے اس کو ڈکلیئر کر دیا ہے، اس کو نامزد کر دیا ہے اور اس کے خلاف چارج شیٹ پیش کرنے والے ہیں تو اب آپ آ کر کہہ رہے ہیں کہ یہ تو ملزم ہی نہیں ہے۔ بہرحال ٹیپو کے بارے میں آئی بی کی assisment یہ تھی کہ یہ ملزم نہیں ہے۔ پروگرام کے میزبان کے اس سوال پر کہ اس کیس پر رانا مقبول کو آئی جی سندھ بنا دیا گیا اور وہاں پر ایم کیو ایم کے خلاف گرینڈ آپریشن شروع کر دیا گیا جس میں بہت سے لوگ مارے بھی گئے تو آپ کے خیال میں کیا وہ لوگ گنہگار تھے یا بے گناہ تھے؟ جس کے جواب میں اقبال خان نیازی نے کہا کہ اس بارے میں رانا مقبول صاحب ہی بتا سکتے ہیں۔ جب آپریشن شروع ہوا تو میں اس میں شامل نہیں تھا۔ میں آپریشن شروع کرنے کے حق میں نہیں تھا۔ بعد میں سندھ میں ملٹری کورٹس قائم کر دی گئیں تا کہ کیس speedy dispose off ہوں اور ملٹری کورٹ نے ان کو سزائے موت سنا دی۔ بعد میں ملٹری کورٹس ختم ہو گئی اور وہ اپیل میں گئے تو ہائی کورٹ نے ان کو بری کر دیا۔ کرنل (ر) اقبال خان نے دوٹوک الفاظ میں کہا کہ میں ایک سو ایک فیصد یقین سے کہتا ہوں کہ حکیم سعید قتل کے حوالہ سے ایم کیو ایم پر الزامات بالکل غلط تھے، میری ٹیم اور آئی بی کی جو رپورٹ تھی اس کے حساب سے ٹیپو بالکل بے قصور تھا۔ اس کی چھوٹی سی مثال کہ ٹیپو تفتیش کے دوران جو یہ بیان دیا تھا کہ وہ قتل کی واردات سے ایک رات قبل دس افراد کے ہمراہ فلاں بلڈنگ کی ایک چھت پر پوری رات رہے جبکہ تحقیقاتی ٹیم وہاں گئی تو پاؤں کا کوئی نشان نہیں تھا، سگریٹ کا ٹوٹا نہیں تھا، وہاں کسی کی چڑیا کی موجودگی کا بھی کوئی ثبوت نہیں پایا گیا۔ میزبان کے اس سوال پر کہ کیا جوائنٹ انٹروگیشن ٹیم کی یہ تحقیقاتی رپورٹ منظر عام پر آئی کہ یہ ملزم غلط نامزد تھا؟ جس پر اقبال خان نیازی نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ یہ رپورٹ منظر عام پر نہیں آ سکتی۔ یہ متعلقہ اتھارٹیز اور حکومت کو اپنا نقطہ نظر بتایا جاتا ہے۔ رانا مقبول کو آئی جی سندھ مقرر کئے جانے کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں اقبال خان نیازی کہا کہ رانا مقبول آئی بی میں تھے، انہیں آئی بی سے لیکر ایڈیشنل آئی جی سندھ بنایا گیا۔ اس واقعہ کے بعد جب انہوں نے ٹیپو کو پکڑا تو اس کے بعد انہیں آئی جی سندھ بنا دیے گئے، وہ سندھ پولیس کے انچارج ہو گئے اور انہوں نے سندھ پولیس میں کافی تبدیلیاں بھی کیں اور ٹیپو کو پکڑنے کے عوض اپنے ماتحت جونیئر ایس ایس پی فاروق قریشی کو ترقی بھی دی۔

☆☆☆☆☆